81421-وقت کا علم نہ رکھنے والے قیدی کا روزہ اور نماز

سوال

اندھیرے تہ خانہ میں محبوس قیدی جسے زنجیریں بھی لگی ہوں اور وہ نمازوں اور رمضان شروع ہونے کے اوقات کے متعلق کچھ علم نہ رکھے تو وہ نماز کس طرح ادا کریگا، اور اسی طرح روزہ کیسے رکھے گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے
کہ وہ سب مسلمان قیدیوں کو قید سے جلد نجات دے، اور اپنے فضل و کرم سے انہیں صبر و تحمل اور تسلی و تشفی عطا فرمائے، اور ان کے دلوں کو یقین و طمانیت سے بھر دے، اور مسلمانوں کے ایسا راہ میسر کرے جس میں اہل اسلام کی عزت ہو اور اسلام کے دشمن ذلیل ہو جائیں.

دوم :

اہل علم کا فیصلہ ہے کہ قیدی اور
محبوس شخص سے نماز اور روزہ ساقط نہیں ہوتا، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا وقت معلوم کرنے کی کوشش اور جدوجہد کرے، جب اس کے ظن غالب میں ہو کہ نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے تو وہ نماز ادا کر لے، اور جب اس کے ظن غالب میں ہو کہ اب رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے تو وہ روزہ رکھنا شروع کر دے.

اور اس کے لیے اسے کھانے کے اوقات کا
خیال کرتے ہوئے استدلال کرنا ممکن ہے، یا پھر جیل والوں سے دریافت کر سکتا ہے، یا کوئی اور طریقہ.

اور جب وہ کوشش اور جدجھد کر کے نماز
یا روزے کے لیے صحیح وقت پا لے تو اس کی عبادت صحیح اور کافی ہے چاہے بعد میں اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی عبادت وقت میں ہوئی ہے یا بعد میں، یا اس کو واضح نہ ہو تو بھی صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

}اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی
استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا{ البقرۃ(286).

اور ارشاد باری تعالی ہے :

}اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی
استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا{ الطلاق (7).

جب یہ علم ہو گیا کہ اس نے عید کے دن
روزہ رکھا ہے تو اسے اس کی قضاء کرنا ہو گی کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا صحیح نہیں.

لیکن اگر اسے بعد میں علم ہوتا ہے کہ
اس نے وقت سے قبل نماز ادا کر لی یا وقت سے قبل روزہ رکھ لیا تو اس پر نماز اور روزے
کا اعادہ کرنا ضروری ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ جس پر
مہینوں میں مشابہت ہو جائے اور اس پر مہینے خلط ملط ہو جائیں تو اس سے رمضان کے روزے
ساقط نہیں ہونگے، بلکہ مکلف ہونے اور خطاب متوجہ ہونے کی بنا پر روزے رکھنا واجب
ہیں.

اور اگر وہ کوشش کر کے روزے رکھتا ہے
تو یہ پانچ حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

اشکال موجود رہنا اور منکشف نہ ہونا،
وہ اس طرح کہ اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا روزہ رمضان میں تھا یا رمضان سے پہلے یا بعد
میں، تو اس کا روزہ کافی ہو گا، اور اس کے لیے دوبارہ روزہ رکھنا ضروری نہیں کیونکہ
اس نے کوشش کی ہے، اور اسے اسی چیز کا مکلف بنایا گیا ہے.

دوسری حالت :

قیدی کا روزہ رمضان المبارک میں ہو،
تو یہ اس کے لیے کافی ہے.

تیسری حالت :

جب قیدی کا روزہ رمضان کے بعد رکھا
گیا ہو تو جمہور فقہاء کے ہاں یہ کفائت کر جائیگا.

چوتھی حالت :

اس کی دو وجہیں ہیں :

پہلی وجہ :

جب اس کا روزہ رمضان المبارک سے پہلے
رکھا گیا ہو اور رمضان آنے سے قبل اس کو علم ہو جائے کہ اس نے روزہ رمضان سے قبل رکھ
لیا تھا تو بغیر کسی اختلاف کے اسے روزہ رکھنا ہو گا کیونکہ اسے وقت میں روزہ رکھنے
کا موقع مل گیا ہے.

دوسری وجہ :

جب اس کا روزہ رمضان المبارک سے قبل
رکھا گیا ہو اور رمضان المبارک گزرنے کے بعد علم ہو کہ اس نے تو روزہ رمضان سے قبل
رکھ لیا ہے، اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

یہ روزہ رمضان کے روزے سے کفائت نہیں
کریگا، بلکہ اس کی قضاء واجب ہو گی، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے اور شافعیہ
کے ہاں یہی معتبر ہے.

دوسری قول :

اس کے لیے یہ روزہ رمضان کے روزے سے
کفائت کر جائیگا، مثلا جس طرح کہ اگر حجاج پر عرفہ کا دن مشتبہ ہو جائے اور وہ یوم
عرفہ سے قبل وقوف عرفہ کر لیں، بعض شافعی حضرات کا قول یہی ہے.

پانچویں حالت :

قیدی کا روزہ رمضان کے کسی دن میں رکھا
گیا ہو اور کچھ رمضان کے بعد یا پہلے، چنانچہ جو روزہ رمضان میں ہو یا اس کے بعد ہو
وہ تو کفائت کر جائیگا، لیکن جو رمضان سے قبل رکھا گیا ہے وہ کفائت نہیں کریگا"
انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (84/28
–85).

مزید آپ المجموع (3/72–73) اور
المغنی (3/96) کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.